منقبت لعل سائیں

اولادِ علیؑ بھی ہے اور سب سے تونگر ہے
یہ غوث نہیں لوگو شہباز قلندر ہے

اے مرے سہون تیرا یہ آنگن، لگتا ہے جیسے نجف کی چلمن
یہ تیرا غبار نہیں خاکِ درِ حیدرؑ ہے

روحِ قلندر اعلیٰ رتبہ، تیری فضا میں ساز ہے غم کا
یہ تیرا دھمال نہیں یہ ماتمِ سرور ہے

راہِ حسد پہ چلنے والے، جلتے ہیں تجھ سے جلنے والے
وہ لوگ تو ذرہ نہیں تو مہرِ منور ہے

اِک ہے حسینی لعل قلندر، اِک عبداللہ حسنؑ کا دلبر
اِک شاہ ہے دھرتی کا اِک شاہِ سمندر ہے

سندھ کا تجھ سے چمن ہے باقی، تیرے سبب سے وطن ہے باقی
عبداللہ غازیؒ نے روکا یہ سمندر ہے

تیری نظر میں کچھ نہیں دنیا، تو مولائی مولا علیؑ کا
تُو تو ہے سگِ حیدرؑ بس تو ہی قلندر ہے

338

تجھ میں قلندر بات ہے کیسی، کہتا ہے ماجدؔ بات یہ دل کی

تو نوکر حیدرؑ کا دنیا تیری نوکر ہے